ہفتہ وار رسالہ: 205
WEEKLY BOOKLET-205

امیرِ اہلِ سُنّت کا پہلا

سفرِ مدینہ

(پہلی قسط)

صفحات 21

- حاضریٔ مدینہ کی خوشخبری 08
- اللہ والوں کے انداز 10
- مدینۂ پاک میں ننگے پاؤں رہنا کیسا؟ 15
- امیرِ اہلِ سنّت کی سنہری جالیوں پر حاضری 17

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

پیش لفظ

عاشقوں کی معراج مدینۂ پاک کی حاضری سو بار بھی نصیب ہو تو پہلی حاضری کی اپنی یاد اور لذّت ہوتی ہے، 1980 میں امیرِ اہلِ سنت کا پہلا سفرِ مدینہ ہوا، اِس کے کئی یادگار لمحات واقعات مدنی چینل کے مقبولِ عام سلسلے مدنی مذاکرے وغیرہ میں بیان ہوتے رہتے ہیں، الحمدُلِلّٰہ! اَب اِس یادگار سفرِ مدینہ کو تحریری صورت میں منظرِ عام پر لانے کی صورت بنی، جس کی پہلی قسط بنام ”امیرِ اہلِ سنّت کا پہلا سفرِ مدینہ“ ہے، اللہ پاک اخلاص و استقامت عطا فرمائے اور اس یادگار سفرِ مدینہ کی بقیہ قسطیں بھی منظرِ عام پر آکر عاشقانِ رسول کے قلب و جگر میں عاشقِ مدینہ امیرِ اہلِ سنّت کے عشق و محبت بھرے واقعات سے ٹھنڈا کرے۔ الحمدُلِلّٰہ! 21 صفحات کے اِس رسالے کے لئے کم و بیش 12 سے زائد اسلامی بھائیوں سے رابطہ کر کے واقعات کی تصدیقات و تحقیق کے بعد تحریر کیا گیا ہے، اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا ہے ہمیں اپنے اِس مقبول بندے عاشقِ مدینہ امیرِ اہلِ سنّت کے صدقے مدینۂ پاک کی سچّی مَحبّت نصیب فرمائے اور سبز سبز گنبد کے سائے میں ایمان وعافیت کے ساتھ شہادت، خیر سے جنّتُ البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مَکّی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پڑوس نصیب فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم۔

مدینہ اِس لیے عطّارؔ جان و دل سے ہے پیارا
کہ رہتے ہیں مِرے آقا مِرے سرور مدینے میں

ابو محمد طاہر عطاری عفی عنہ
المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)
شعبہ ہفتہ وار رسالہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

امیرِ اہلِ سنّت کا پہلا سفرِ مدینہ

دُعائے جانشین عطار: یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 21 صفحات کا رِسالہ ”امیرِ اہلِ سنّت کا پہلا سفرِ مدینہ“ پڑھ یا سُن لے، اُسے بار بار حج و زیارتِ مدینہ نصیب فرما اور اُس کو بے حساب بخش دے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النّبیّین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

دُرود شریف کی فضیلت

مُسلمانوں کی پیاری پیاری امّی جان، حضرتِ بی بی عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے آقا مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بھی کوئی بندہ مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو ایک فرشتہ اُس دُرود کو لے کر اوپر جاتا ہے اور اللہ پاک کی بارگاہ میں پہنچاتا ہے۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: اِس دُرود کو میرے بندے کی قبر میں لے جاؤ یہ دُرود اپنے پڑھنے والے کے لئے استغفار کرتا رہے گا اور اُس (بندۂ خاص) کی آنکھیں اِسے دیکھ کر ٹھنڈی ہوتی رہیں گی۔ (جمع الجوامع، 6 / 321، حدیث: 19461)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

آنسوؤں کا ہار (حکایت)

کراچی کے ایک خوش نصیب زائرِ مدینہ نے سفرِ حج سے پہلے اپنے گھر ”محفل“ کا اہتمام کیا اور اپنے دوستوں، رِشتے داروں کو شرکت کی دعوت دی۔ محفل کے آغاز میں اُن حاجی صاحب کو رشتے داروں وغیرہ نے پھولوں کے گجرے پہنائے، اُس بابرکت و پُرسوز محفل میں اُن حاجی صاحب کے ایک بڑے عاشقِ رسول دوست بھی موجود تھے۔ جونہی حاجی صاحب پُھولوں کے گجرے پہنے محفل میں حاضر ہوئے تو وہ دوست اپنی پلکوں میں اَنمول

موتیوں کا ہار لئے بیٹھے تھے، اپنے حاجی دوست کو پُھولوں کے گجرے پہنے دیکھ کر اپنی پلکوں میں چُھپے آنسوؤں کے سمندر کو روک نہ سکے اور بے قابو ہو کر بِلک بِلک کر رونے لگے، بند ٹوٹ گیا اور آنسوؤں کا دَھارا بہہ نکلا۔ یہ پُر کیف منظر دیکھ کر اُس عاشقِ مدینہ کے دِل میں حسرت بڑھ چلی تھی کہ آہ! میرا دوست سفرِ حج پر جارہا ہے اور میرے پاس حاضری مدینہ کے اَسباب نہیں،(کاش! میں بھی حاضریِ مدینہ کی سعادت پا تا۔۔۔)

یاد میں آقا کی آنسو بہہ گئے　　سب مدینے کو گئے ہم رہ گئے
ہم مدینے جائیں گے اَب کے برس　　ہر برس یہ سوچ کر ہم رہ گئے

جب اُن حاجی صاحب کو حج کے لئے رُخصت کرنے کی گھڑی آئی تو وہ مدینے کا سچا عاشق اپنے حاجی دوست کو الوداع کرنے کے لئے بھی گیا، اُس عاشقِ مدینہ کا کہنا ہے: میں بڑی رَشک و آس (یعنی اُمید) بھری نظروں سے مدینے جانے والے خوش نصیب عاشقانِ رسول کو سفینۂ مدینہ (یعنی بحری جہاز) میں سُوئے مدینہ جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ آہ صد ہزار آہ! پھر میں اپنا بے قرار دِل تھامے واپس گھر کی طرف چل پڑا۔ سالوں گُزر جانے کے باوجود اَب تک اُن زائرینِ مدینہ کی خوشیوں کا منظر مجھے یاد ہے۔

زائرِ طیبہ! روضے پہ جاکر　　تُو سلام اُن سے رو رو کے کہنا
میرے غم کا فسانہ سُنا کر　　تُو سلام اُن سے رو رو کے کہنا
تیری قسمت پہ رشک آرہا ہے　　تُو مدینے کو اَب جا رہا ہے
آہ! جاتاہے مجھ کو رُلا کر　　تُو سلام اُن سے رو رو کے کہنا
جب پہنچ جائے تیرا سفینہ　　جب نظر آئے میٹھا مدینہ
با اَدب اپنے سر کو جُھکا کر　　تُو سلام اُن سے رو رو کے کہنا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اپنی پلکوں میں آنسوؤں کا ہار لئے، دِل میں شمعِ عشق

رسول جلائے، اپنے قلب و جگر میں آرزوئے مدینہ کا چراغ روشن کرنے والا وہ حقیقی عاشقِ مدینہ جس نے اپنی کوششوں سے لاکھوں لاکھ مُسلمانوں کو مدینے کا دیوانہ بنادیا ہے، اُس مردِ قلندر کا نام **"شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ"** ہے۔

ذکرِ مدینہ جاری لب پر سوزِ مدینہ بانٹتے اکثر عشق طیبہ میں دیکھو تو لگتے ہیں سرشار
میرے مرشد ہیں عطّار میرے مرشد ہیں عطّار اِن شاءَ اللہ اِن کے صدقے ہوگا بیڑا پار

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

واہ کیا بات ہے مدینے کی

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! اَلحمدُلِلّٰہ! علمائے اہلِ سنّت تو ہوتے ہی عاشقِ رسول ہیں۔ رَئیسُ التّحریر حضرت علّامہ مولانا اَرشد القادری رحمۃُ اللہِ علیہ کے حوالے سے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مرحوم رُکن حاجی زم زم عطاری رحمۃُ اللہِ علیہ نے بیان فرمایا تھا: حیدرآباد پاکستان میں ایک مرتبہ علّامہ اَرشد القادری صاحب ایک مسجد میں بیان کے لئے تشریف لائے تو محراب یا اُس کے قریب دیوار پر لگے مکتبۃُ المدینہ کے اِسٹیکر "واہ کیا بات ہے مدینے کی" پر نظر پڑی تو ایک دَم مدینۂ پاک کی محبّت کا ایسا غلبہ ہوا کہ آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہنے لگے پھر اِسی پُرسوز اَنداز میں فرمایا کہ جس کی تحریر میں ایسا اَثر ہے تو اُس شخص میں کیسا سوز ہو گا۔

اللہ ربُّ العزّت کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم۔

شاہ تم نے مدینہ اپنایا، واہ کیا بات ہے مدینے کی
اپنا روضہ اِسی میں بنوایا، واہ کیا بات ہے مدینے کی

سفرِ حج

اے عاشقانِ رسول! سفرِ حج وزیارتِ مدینہ بڑا کیف و سُرور والا سفر ہے، اللہ پاک تمام عاشقانِ رسول کو اپنا پیارا پیارا حَرَم، کعبہ شریف، مِنیٰ، عرفات و مُزدلفہ شریف اور کعبے کے کعبے سبز سبز گنبد کے جلووں سے مشرف فرمائے۔ یقین مانئے! یہ سفر جتنی بار نصیب ہو "کم" ہے، اللہ پاک نے اپنے پاک گھر خانۂ کعبہ میں ایسی کشش رکھی ہے کہ یہاں سے لوٹنے کو جی نہیں چاہتا، وقتِ رُخصت گویا ایسا لگتا ہے جیسے بچّہ ماں کی گود سے چھینا جا رہا ہو اور مدینہ تو مدینہ ہے، مدینے کی تو کیا ہی بات ہے کونسی آنکھ اِس کے دیدار میں بہتی نہیں، کون سا دِل اِس کی یاد میں تڑپتا نہیں، کِس مسلمان کے دِل میں حاضریٔ مدینہ کی تمنا نہیں۔ کاش صد کروڑ کاش! بار بار خیر سے حاضری نصیب ہو۔

وہ مدینہ جو کونین کا تاج ہے جس کا دیدار مومن کی معراج ہے
زندگی میں خدا ہر مسلمان کو وہ مدینہ دِکھا دے تو کیا بات ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کسی طرف دِل کے میلان کو "محبت" کہتے ہیں اور اگر یہ محبت شدّت پکڑ لے تو اِسے "عشق" کہتے ہیں، جس سے عشق ہو جاتا ہے تو اُس کی ہر شے اچّھی لگتی ہے۔

جان ہے عشقِ مصطفےٰ روز فُزوں کرے خدا جس کو ہو درد کا مزہ نازِ دوا اُٹھائے کیوں

عاشقِ مدینہ

اے عاشقانِ عطّار! بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ نے لاکھوں مسلمانوں کو مدینۂ پاک کی محبت اور شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے عشق کا جام پلایا ہے، آپ واقعی عاشقِ مدینہ اور حقیقی عاشقِ رسول

ہیں بلکہ اللہ پاک نے آپ کو وہ مقام و مرتبہ عطا فرمایا ہے کہ بڑے بڑے علمائے کرام بھی آپ کو عاشقِ مدینہ اور سُنّتوں کی چلتی پھرتی تصویر کہتے ہیں۔ آپ کے دِل میں امیرِ اہلِ سنّت کی مَحبّت مزید بڑھانے کے لئے 2 علمائے کرام کے تاثرات اپنے الفاظ میں پیش کرتا ہوں: ہند کے مشہور عالِمِ دین، شہزادۂ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، غازیٔ ملّت حضرت مولانا سید محمد ہاشمی میاں اشرفی جیلانی مَدَّظِلُّہُ العَالِی فرماتے ہیں: میرا الیاس قادری صاحب سے کوئی (خونی) رشتہ نہیں ہے، جس مدینے کو چھوڑ کر ہمارے آباؤ اَجداد ہندوستان میں اسلام پھیلانے تشریف لائے "میں نے وہ پورا مدینہ الیاس قادری کے سینے میں دیکھا ہے۔" وہ مدینہ مدینہ کرتے رہتے ہیں، بقیع میں لیٹنا چاہتے ہیں، صحابۂ کرام (علیہم الرضوان) کے قدموں میں رہنا چاہتے ہیں، (اُن کا) عشقِ رسول، تمنّائے مدینہ، محبت میں ڈوبا ہوا ایک مزاج ہے۔ میں دُعا گو ہوں کہ مولانا الیاس قادری صاحب کے عِلْم و عُمر میں برکت عطا ہو اور اہلِ سنّت و جماعت کو فیضانِ سنّت سے فیض یاب ہونے کا شرف عطا ہو۔ (ویڈیو کلپ اور امیرِ اہلِ سنّت کے بارے میں 1163 علمائے کرام کے تاثرات، ص 738 غیر مطبوعہ)

رَب کے ڈَر سے وہ رونا رُلانا ترا وَجد میں ذِکرِ طیبہ پہ آنا ترا
جامِ عشقِ نبی وہ پلانا ترا میرے ساقی کا شربت سلامت رہے

مفتیٔ سکھر، حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد ابراہیم قادری صاحب مَدَّظِلُّہُ العَالِی فرماتے ہیں: اللہ پاک حضرت امیرِ اہلِ سنّت کا بھلا کرے، جنہوں نے دعوتِ اسلامی کے نام سے ایسی دینی اصلاحی جماعت قائم فرمائی، جس سے ہزاروں لاکھوں افراد وابستہ ہو کر اپنی زندگی اتباعِ شریعت میں گزار کر اور دلوں کو حُبِّ سرکار صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے سرشار کر کے اپنے سینے کو مدینہ بنائے ہوئے ہیں۔ (امیرِ اہلِ سنّت کے بارے میں 1163 علمائے کرام کے تاثرات، ص 30 غیر مطبوعہ)

عشقِ نبی ملا ہے دِل پھول سا کھلا ہے　　مَسلک مِرے رضا کا عطّار نے دیا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　❀❀❀　صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

عاشقوں کی عید

اے سبز گنبد دیکھنے کی آرزو رکھنے والو! کسی نے سچ کہا ہے کہ مدینے جانے کے لئے پیسوں کی نہیں ''سچّی تڑپ'' کی ضرورت ہے، جب بندہ حاضریٔ مدینہ کے لئے بے قرار ہو جاتا ہے تو حاضری کے رَستے خود بنتے چلے جاتے ہیں، بڑے بڑے مالدار، پیسے والے لوگ دیکھتے رہ جاتے ہیں اور حقیقی دیوانۂ مدینہ اپنے آقائے مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دَر پر حاضر ہو جاتا ہے۔

کہاں کا منصب کہاں کی دولت، قسم خدا کی ہے یہ حقیقت
جنہیں بُلایا ہے مصطفٰے نے، وہی مدینے کو جارہے ہیں

ایسا ہی کچھ عاشقِ مدینہ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتُہمُ العالیہ کے ساتھ ہوا۔ آپ کو بچپن ہی سے نعت خوانی اور حاضریٔ مدینہ کے کلام پڑھنے، سننے کا شوق تھا۔ دعوتِ اسلامی سے پہلے بھی آپ اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر ذکرِ مدینہ اور ذکرِ شاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محفلیں سجاتے تھے۔ بالخصوص مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفٰی رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا یادِ مدینہ میں ڈوبا ہوا کلام:

بختِ خُفتہ نے مجھے روضے پہ جانے نہ دیا　　چشم و دل سینے کلیجے سے لگانے نہ دیا

لائٹس بند کر کے پڑھتے، محفل میں موجود عاشقانِ رسول پر خوب رِقّت طاری ہوتی اور بڑا پُر کیف منظر ہوتا، بالآخر وہ سُہانی گھڑی تشریف لے ہی آئی، 1400 ہجری بمطابق 1980 عیسوی کی بات ہے کہ امیرِ اہلِ سنّت کے بعض دوست جو عرب شریف میں رہتے

تھے، اُنہیں امیرِ اہلِ سنّت کی قلبی کیفیات کا کچھ اندازہ تھا، اُنھوں نے مِل کر امیرِ اہلِ سنّت کو اپنے خرچ پر حاضریٔ مدینہ کی خوشخبری سُنائی۔

اِس آس پہ جیتا ہوں کہدے یہ کوئی آکر　　　چل تجھ کو مدینے میں سرکار بلاتے ہیں

حاضریٔ مدینہ کی خوشخبری

ہوا کچھ یُوں کہ امیرِ اہلِ سنّت کے بچپن کے ایک دوست 1973 عیسوی میں مدینۂ پاک شفٹ ہوگئے تھے، کچھ عرصے بعد مزید چند دوست بھی حرمین طَیِّبَین حاضر ہوگئے، ایک مرتبہ آپس میں بیٹھے دوستوں میں سب سے پہلے مدینۂ پاک حاضر ہونے والے دوست نے سب سے کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہم سب نے مدینۂ پاک کی زیارت کرلی ہے لیکن ہمارے ایک دوست اَب تک مدینۂ پاک حاضر نہیں ہوسکے کیا ہی اچّھا ہو کہ ہم سب مل کر اُن کے آنے جانے کی ٹکٹ کا انتظام کریں، میرا گھر مدینۂ پاک میں حرمِ پاک کے قریب ہے (مسجدِ نبوی شریف کی توسیع کے بعد اب وہ مکان بھی مسجد شریف میں شامل ہوگیا ہے) جب امیرِ اہلِ سنّت مدینۂ پاک آئیں گے تو اُن کا قیام میرے گھر پر ہو جائے اور مکۂ پاک میں حاضری کے دوران مکّے میں رہنے والے دوست کے ہاں قیام ہو جائے، یوں صرف آنے جانے کی ٹکٹ کا ہمیں انتظام کرنا ہوگا، اُس وقت پاکستان سے مدینہ شریف کے ٹکٹ کا خرچ 5 ہزار ریال تھا۔ سب دوستوں نے آپس میں رقم ملائی اور یُوں امیرِ اہلِ سنّت کی حاضریٔ مدینہ کی صورت بنی۔

جب　بُلایا　آقا　نے　خود　ہی　انتظام　ہوگئے

حیرت انگیز معاملہ

اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے عاشقِ زار پر کرم فرمادیا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! بخیر وعافیت عُمرے کا ویزہ مل گیا۔ مدینۂ پاک کی حاضری

کی خوشخبری کیا تھی گویا اَنمول نعمت کا حصول تھا۔ عطّار خوشی سے پُھولے نہ سماتے تھے، خوشی خوشی ایک ٹریول ایجنٹ محمد سلیم جو آپ کے پاس نور مسجد میں آتے جاتے تھے اُن کو ٹکٹ بُک کرنے کا فرمایا۔ اُنہوں نے جس ائیر لائن میں ٹکٹ بُک کی، امیرِ اہلِ سنّت اُس میں سفر نہیں کرنا چاہتے تھے، اللہ پاک کی رحمت سے کافی کوشش کے بعد محنت رَنگ لے آئی اور جس فلائٹ کی تمنا تھی وہ بھی پوری ہوئی اور ٹکٹ بُک ہوگئی۔ اللہ کا کرنا دیکھئے! کہ جس دِن جس وقت امیرِ اہلِ سنّت کی فلائٹ اُڑی، اُس سے کچھ ہی دیر قبل وہ ائیر لائن بھی روانہ ہوئی جس میں اِس سے پہلے امیرِ اہلِ سنّت کی ٹکٹ بُک ہوئی تھی، جدّہ شریف پہنچ کر اطلاع ملی کہ اُس ائیر لائن میں آگ لگنے سے تمام مسافر فوت ہوگئے۔ اللہ کریم! اُس حادثے میں فوت ہونے والے عاشقانِ رسول کی بے حساب مغفرت فرمائے۔ (گویا امیرِ اہلِ سنّت مدینۂ پاک کی حاضری کے لئے ہی بُلائے گئے تھے۔)

جسے چاہا دَر پہ بُلالیا جسے چاہا اپنا بنا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

تشویش دور کیجئے

کراچی میں امیرِ اہلِ سنّت کے بعض دوستوں کو جب اُس جہاز کے حادثے کا پتا چلا تو وہ سمجھے کہ امیرِ اہلِ سنّت اُسی فلائٹ میں تھے لہٰذا وہ تعزیت کے لئے کراچی میں آپ کے گھر اَولڈ ٹاؤن میٹھادَر آئے، جب امیرِ اہلِ سنّت کو اِس معاملے کی کسی طرح خبر پہنچی تو آپ نے اپنے دوست کے ذریعے کراچی میں یہ خبر بھجوائی کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں بخیر و عافیت جدّہ شریف میں ہوں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہاں یہ عرض کرتا چلوں کہ جب کبھی سفر کریں تو

خیریت سے اپنی مطلوبہ منزل پر پہنچ کر اپنے گھر اطلاع کر دینی چاہئے تاکہ والدین و دیگر عزیزوں کو کسی قسم کی تشویش نہ ہو ورنہ ممکن ہے کہ کسی وجہ سے وہ آپ سے رابطہ کر رہے ہوں اور رابطہ نہ ہونے کی صورت میں تشویش میں مبتلا ہوں۔ اللہ پاک ہمیں ایمان و عافیت سے سبز سبز گنبد کے سائے میں شہادت، جنّتُ البقیع میں مدفن اور جنّتُ الفردوس میں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پڑوس نصیب فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم۔

اللہ والوں کے اَنداز

غالباً 5 شوال المکرم 1400ھ کی مبارک گھڑی امیرِ اہلِ سنّت جدّہ شریف ائیر پورٹ پر اُترے تو آپ کو پتا چلا کہ آپ کا لگیج (Luggage) گُم ہو گیا ہے، بڑی تلاش کے بعد بھی جب بیگ نہ مِلا تو آپ یہ سوچ کر کہ "جان کے بدلے بیگ چلا گیا" بقیہ سامان (Hand carry) لے کر کسٹم روم سے باہر تشریف لے آئے اور جو دوست لینے آئے تھے اُن کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گئے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے ہر فیصلے پر راضی رہنا چاہئے، فُضُول شِکوہ شکایت کرنے کا کوئی فائدہ نہیں بلکہ ہو سکتا ہے مصیبت پر ملنے والے اَجر سے محرومی ہو جائے، امیرِ اہلِ سنّت کی پیاری پیاری سوچ پر قربان! آپ اللہ پاک کے مقبول بندوں میں سے ہیں، دوسرے وَطن میں پہنچتے ہی سامان کھو جانا کتنی بڑی پریشانی کا سبب ہے یہ وہی جان سکتا ہے جس کے ساتھ کبھی ایسا ہوا ہو، آپ نے اِتنی بڑی پریشانی کے باوجود شکوہ و شکایت نہیں کی اور یہی ہمارے بزرگوں کا طریقہ ہے۔ بہت بڑے وَلِیُّ اللہ حضرتِ سَہْل بن عبد اللہ تُستَرِی رحمۃُ اللہِ علیہ کی بارگاہ میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی کہ چور

میرے گھر میں داخل ہو کر تمام مال چُرا کر لے گیا ہے۔ یہ سُن کر آپ نے بڑے حکمت بھرے اَنداز میں اِرشاد فرمایا: یہ مقامِ شکر ہے کہ چور آیا اور مال چُرا کر لے گیا، اگر شیطان چور بن کر آتا اور مَعاذَ اللہ تمہارا ایمان چُرا کر لے جاتا تو پھر کیا کرتے؟ اللہ ربُّ العزّت کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین

زباں پر شکوۂ رنج و اَلَم لایا نہیں کرتے　　نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اپنے دِل میں حاضریِ مدینہ کی تڑپ رکھنے والو! ذرا تصوُّر تو کیجئے کہ وہ وقت کیسا سُہانا ہوگا جب ہم ایسی گاڑی پر سوار ہوں جو مدینۂ مُنوَّرہ کی طرف رَواں دواں ہو اور ہمیں معلوم ہو کہ کچھ دیر بعد ہم واقعی سچ مُچ مدینۂ پاک میں داخل ہو جائیں گے، وہ سبز سبز گنبد کے جلوے، وہ مسجدِ نبوی شریف کے پُررونق مینار، وہ حرمِ مدینہ، وہ سنہری جالیاں اور ریاضُ الْجَنَّۃ[1] کا حسین و دلکش منظر۔۔۔ آہ! کاش۔۔۔

میں پُھول کو چُوموں گا اور دُھول کو چُوموں گا　　جس وقت کروں گا میں دیدار مدینے کا

آنکھوں سے لگالوں گا اور دل میں بَسالوں گا　　سینے میں اُتاروں گا میں خار مدینے کا

اے عاشقانِ رسول! حقیقی عاشقِ مدینہ امیرِ اہلِ سُنّت کراچی سے مدینۂ منورہ کے اِرادے سے چلے تھے یُوں حالتِ احرام میں نہیں تھے کیونکہ جو مکۂ پاک کے اِرادے سے میقات میں داخل ہوتا ہے اُس کے لئے اِحرام باندھنا ضروری ہوتا ہے۔ (رفیق الحرمین، ص 327 مفہوماً) امیرِ اہلِ سُنّت کی گاڑی جدّہ شریف سے سوئے مدینہ جُھومتی ہوئی روانہ ہوئی۔ یہ ایسا خوبصورت اور منفرد سفر تھا کہ اِس کو کَماحَقُّہٗ (یعنی جس طرح اِس کا حق ہے) تحریر میں لانا

[1]... عوام میں "ریاض الجنۃ" مشہور ہے لیکن درست "روضۃ الجنۃ" ہے۔

قریب بہ ناممکن ہے کیونکہ حقیقی دیوانۂ مدینہ کے دِل کی کیفیات کو الفاظ میں کیسے سمویا جاسکتا ہے، البتہ اپنے اَنداز میں سفرِ مدینہ کا حال پیش کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اُن دِنوں عرب شریف میں بڑی گرمی تھی گویا سورج بھی فضائے عرب کی خُوب برکتیں لے رہا تھا۔ امیرِ اہلِ سنّت جس کار میں سوار تھے وہ ایئرکنڈیشنڈ تھی اور باہر سخت لُو چل رہی تھی لیکن حقیقی دیوانۂ مدینہ کے دِل کی کیفیات بیان سے باہر تھیں، ایئرکنڈیشنڈ کار میں بیٹھنے کے باوجود آپ بار بار کار کا شیشہ کھول کر صحرائے عرب کی فضا سے لُطف اَندوز ہوتے۔ عاشقوں کے دیارِ محبوب سے اِس طرح کے عاشقانہ اَنداز کوئی نئی بات نہیں۔ کوچۂ محبوب کے ذَرّے ذَرّے سے اُلفت و محبت ہوتی ہے۔

آ اِدھر روح کی ہر تہہ میں سمولوں تجھ کو ۔۔۔ اے ہوا تُونے تو سرکار کو دیکھا ہوگا

بہر حال گاڑی سوئے مدینہ جارہی ہے اور نعت شریف چل رہی ہے، چونکہ زندگی کا پہلا سفر تھا کبھی خوشی اور کبھی دِل میں ہیبت سی ہوگی کیونکہ عنقریب عاشقوں کی بستی مدینۂ پاک میں حاضری ہے، کِس بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضری کا قَصد ہے، بہر حال دیوانگی کے بھی اپنے اَنداز ہوتے ہیں ہمیں کبھی بھی کسی کی دیوانگی پر اعتراض اور بُرے خیال کو دِل میں نہیں لانا چاہئے، ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم اِس عظیم دولت سے محروم رہیں۔

نہ کسی کے رَقص پہ طنز کر نہ کسی کے غم کا مذاق اُڑا
جسے چاہے جیسے نواز دے یہ مزاجِ عشقِ رسول ہے

مدینے کی شان و عظمت کے کیا کہنے!

یہ اُلفت و محبت کا حَسین اَنداز کسی معمولی شہر یا معمولی جگہ سے نہیں بلکہ یہ اُس شہرِ مدینہ سے پیار کا اِظہار ہے جو سب شہروں کا بادشاہ اور یہاں تشریف فرما ہونے والے سارے

نبیوں کے شہنشاہ ہیں۔

نبیوں میں جیسے افضل و اعلیٰ ہیں مصطفٰے
شہروں میں بادشاہ ہے مدینہ حضور کا

"مدینہ" کے پانچ حُروف کی نسبت سے مدینے کی 5 خصوصیات

(یوں تو مدینے میں بے شمار خوبیاں ہیں مگر حصولِ بَرَکت کیلئے یہاں صِرف 5 بیان کی ہیں)

(1) روئے زمین کا کوئی ایسا شہر نہیں جس کے مبارک نام اِتنے ہوں، جتنے مدینۂ پاک کے نام ہیں، بعض عُلمانے 100 تک نام لکھے ہیں۔ (2) مدینہ شریف میں آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا مبارک دِل سُکون پاتا (3) یہاں کا گر دو غُبار اپنے چہرۂ انور سے صاف نہ فرماتے اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی اس سے مَنْع فرماتے اور اِرشاد فرماتے کہ خاکِ مدینہ میں شفا ہے۔ (جذب القلوب، ص22) (4) جب کوئی مسلمان زیارت کی نیّت سے مدینہ شریف میں آتا ہے تو فِرِشتے رَحمت کے تحفوں سے اُس کا استِقبال کرتے ہیں۔ (جذب القلوب، ص211) (5) سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مدینے میں مرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی اور یہاں مرنے والے کی آپ شَفاعت فرمائیں گے۔ (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص261)

مدینہ مدینہ ہمارا مدینہ
ہمیں جان و دِل سے ہے پیارا مدینہ

سُہانا سُہانا دِل آرا مدینہ
دِوانوں کی آنکھوں کا تارا مدینہ

یہ رنگیں فضائیں یہ مہکی ہوائیں
مُعَطَّر مُعَنبر ہے سارا مدینہ

وَہاں پیارا کعبہ یہاں سبز گنبد
وہ مکّہ بھی میٹھا تو پیارا مدینہ

ضِیا پیر و مرشد کے صدقے میں آقا
یہ عطّار آئے دوبارہ مدینہ

مدینہ آنے والا ہے

مدینے کے دیوانو! ذرا دِل تھام کر پڑھئے! کیونکہ اَب وہ گھڑی آیا ہی چاہتی ہے، جب

حقیقی عاشقِ مدینہ سچ مُچ مدینۂ منورہ جیسے حسین و دلکش شہر میں داخل ہونے لگا، اِس سے پہلے کہ امیرِ اہلِ سنّت کی گاڑی مدینۂ پاک کی نُور بار حُدود میں داخل ہو، آپ نے گاڑی چلانے والے اپنے دوست سے فرمایا کہ میں گاڑی میں بیٹھے بیٹھے شہرِ مدینہ میں داخل نہیں ہونا چاہتا لہٰذا جب مدینۂ پاک میں داخلے کا وقت آجائے تو مجھے پہلے بتا دینا۔ شاید خیر خواہی و ہمدردی کی بنا پر یہ سوچتے ہوئے کہ آپ کس طرح پیدل اِس گرمی کے عالَم میں مسجدِ نبوی شریف پہنچیں گے، اُس دوست نے آپ کو مسجدِ نبوی شریف کے پاس آکر بتایا:

"یہ لیجئے آگیا مدینہ" اور یہ رہا "سبز سبز گنبد"

کیا سَبز سَبز گُنبد کا خُوب ہے نظارہ ہے کِس قدَر سُہانا کیسا ہے پیارا پیارا
انوار یاں چھما چھم برسائیں اَبر پیہم پُر نور سَبز گُنبد پُر نور ہر منارہ

مرحبا صد مرحبا! سامنے سبز سبز گنبد جگمگاتا نور برساتا چمک رہا تھا، یہ سننا تھا کہ دیوانۂ مدینہ وارفتگی و شوق میں جُھومتا ہوا یہ کہتا ہوا گاڑی سے اُترا کہ میرا سامان آپ سنبھالیں میں تو جن کے لئے آیا ہوں اُن کے پاس جارہا ہوں۔ امیرِ اہلِ سنّت کیف و سُرور کے عالَم میں بغیر چپل ہی گاڑی سے نیچے تشریف لائے، اُترنے کو تو اُتر گئے لیکن مدینۂ پاک میں سبز سبز گنبد سے سورج بھی خوب فیضان لے رہا تھا، گرمی اور لُو شریف کی ایسی حاضری تھی کہ گویا خاکِ مدینہ پر کوئی چل کر تو دِکھائے، جیسے ہی آپ نے زمین پر پاؤں رکھا تو تپش کی شدت پنڈلیوں سے اوپر تک محسوس ہو رہی تھی۔ زمین پر پاؤں رکھنا دُشوار تھا، زندگی میں کبھی ایسی تپتی زمین نہ دیکھی تھی، بالآخر آپ نے اپنے گلے سے سفید رنگ کا رومال اُتارا اور اُس کو زمین پر بچھالیا چند قدم اُس پر چلتے اور پھر رُک جاتے۔

وارُوں قدم قدم پہ کہ ہر دَم ہے جانِ نو — یہ راہِ جاں فزا مرے مولیٰ کے دَر کی ہے
اللہُ اَکبرَ! اپنے قدم اور یہ خاکِ پاک — حسرت ملائکہ کو جہاں وَضعِ سر کی ہے

مدینۂ پاک میں ننگے پاؤں رہنا کیسا؟

مدینے کے دیوانو! عاشقِ مدینہ کی اپنے آقا و مولا کی بارگاہ میں حاضری کا یہ تصوّراتی منظر بڑا ذوق اَفزا ہے کہ آقا کی مبارک گلیوں میں چپل بھی نہیں پہنی، ہوسکتا ہے کسی کے ذہن میں یہ وسوسہ آئے کہ صحابۂ کرام علیہم الرضوان بھی تو عاشقِ رسول تھے مگر وہ تو مدینے میں چپل پہنتے تھے ہم اُن سے بڑھ کر عاشقِ رسول تو نہیں ہوسکتے۔ تو عرض یہ ہے کہ واقعی ہم صحابہ کرام علیہم الرضوان سے بڑھ کر عاشقِ رسول نہیں ہوسکتے لیکن اگر کوئی مدینۂ پاک کی محبّت و تعظیم میں چپل نہیں پہنتا تو شریعت میں اِس سے منع بھی نہیں کیا گیا بلکہ یہ اِس بابرکت مقام کا اَدب ہے اور مبارک مقام پر پاؤں سے جوتے اُتارنے کا ثبوت تو قرآنِ کریم میں موجود ہے جیسا کہ پارہ 16 سورہ طٰہٰ آیت نمبر 12 میں ہے:

فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک میں تیرا رب ہوں تو تُو اپنے جوتے اتار ڈال، بے شک تو پاک جنگل طویٰ میں ہے۔

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ تفسیرِ قرآن نور العرفان میں اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: اَدب کے لئے جوتا اُتارنا ”سنّتِ نبوی“ ہے۔ (نورالعرفان، ص498)

پاؤں میں جوتا، ارے! محبوب کا کوچہ ہے یہ — ہوش کر تُو ہوش کر، غافل! مدینہ آگیا

مدینے میں ننگے پاؤں

کروڑوں مالکیوں کے عظیم پیشوا حضرت امام مالِک رحمۃُ اللہِ علیہ زبردست عاشقِ رسول

تھے، آپ مدینۂ پاک کی گلیوں میں ننگے پَیر چلا کرتے تھے۔(طبقات کبریٰ للشعرانی، الجزء الاول، ص

76) آپ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے تھے: کوئی رات ایسی نہیں گزری جس میں مجھے اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مَکّی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت نہ ہوئی ہو۔

(حلیۃ الاولیاء، 6/346)

دیوانے کو تحقیر سے دیوانہ نہ کہنا　　دیوانہ بہت سوچ کے دیوانہ بنا ہے

مستِ مئے اُلفت ہے مدہوشِ محبت ہے　　فرزانہ ہے دیوانہ، دیوانہ ہے فرزانہ

الفاظ معانی: مست: گُم۔ مئے اُلفت: محبت کی شراب۔ فرزانہ: عقلمند۔

کہاں وادیٔ طُوی کہاں شہرِ مدینہ

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! مُلکِ شام میں طُور پہاڑ کے قریب واقع پاک جنگل طُویٰ اِس لئے مقدّس و بابرکت جگہ تھی کہ وہ انبیائے کرام علیہم السلام کے گزرنے کا مقام تھا، انبیائے کرام علیہم السّلام کی گُزر گاہ کا جب یہ مقام ہے تو جہاں سارے نبیوں کے سُلطان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کم و بیش 10 سال تک ظاہری حیات کے ساتھ تشریف فرما رہے اور اَب بھی اپنے مبارک جسم کے ساتھ وہیں تشریف فرما ہیں اِس مقام کی شان و عظمت کا کیا کہنا، وادیٔ طُویٰ انبیائے کرام کی گُزر گاہ جبکہ ساری کائنات کا نگینہ ”مدینہ“ نبیُّ الانبیا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رہائش گاہ، ایک روایت کے مطابق وادیٔ طویٰ میں بعض انبیائے کرام علیہم السلام کے مزاراتِ مبارکہ بھی ہیں جبکہ مدینے میں سارے نبیوں کے سردار آرام فرما ہیں، وادیٔ طُویٰ میں کلیمُ اللہ سے خطاب ہوتا ہے اور مدینۂ طیبہ میں حبیبُ اللہ سے، حضرتِ موسیٰ علیہ السّلام وادیٔ طُویٰ تشریف لائے جبکہ اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مَکّی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ

علیہ والہٖ وسلم کو مدینۂ پاک ہجرت کا حکم دیا گیا، الغرض مدینۂ پاک کی عظمت و شان بیان کرنا ہمارے بَس کا کام نہیں، شہنشاہِ سخن مولانا حسن رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں:

بَنا شہ نشیں خسروِ دو جہاں کا　　بیاں کیا ہو عز و وَقارِ مدینہ
شرف جن سے حاصل ہوا انبیا کو　　وہی ہیں حسنؔ اِفتخارِ مدینہ

عاشقوں کے امام، احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں:

ہَشْت خلد آئیں وہاں کسبِ لَطافت کو رضاؔ　　چار دِن بَرسے جہاں اَبرِ بہارانِ عرب

الفاظ معانی: **ہشت:** آٹھ۔ **خُلد:** جنت۔ **کسبِ لَطافت:** ترو تازگی لینا۔ **ابر:** بادل۔ **بہارانِ عرب:** عرب کی بہاریں۔ (ایک اور شاعر نے بڑی پیاری بات کہی ہے:)

جب سے قدم پڑے ہیں رسالت مآب کے　　جنت بنا ہوا ہے مدینہ حضور کا
قدسی بھی چومتے ہیں ادب سے یہاں کی خاک　　قسمت پہ جھومتا ہے مدینہ حضور کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امیرِ اہلِ سنّت کی سنہریوں جالیوں پر حاضری

اے عاشقانِ رسول! مدینے کی دُھوپ شریف کی اِسی زور دار حاضری کے ساتھ عاشقِ مدینہ امیرِ اہلِ سنّت مسجدِ نبوی شریف علٰی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں داخل ہوئے، جدّہ شریف سے مدینۂ پاک حاضری کے دوران، گاڑی میں مفتیِ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کا یہ شعر ڈھارس بندھا رہا تھا:

تھے پاؤں میں بے خود کے چھالے تو چلا سر سے　　ہشیار ہے دیوانہ ہشیار ہے دیوانہ

اے سبز سبز گنبد کے دیدار کی تڑپ رکھنے والو! ذرا غور تو کیجئے! ایک عام مسلمان بھی جب پہلی بار حاضریٔ مدینہ کی سعادت پاتا ہے تو خُوب خوشیاں مناتا ہے، پھر جب اُس بندۂ

مومن کی معراج کا وقت آ پہنچے اور وہ اُس ہریالے سبز سبز گنبد تلے جسے ساری زندگی تصویروں میں دیکھا، نعتوں میں سُنا، خوش نصیبوں نے خواب کی وادیوں میں چوما ہوتا ہے وہ عین جاگتے میں، سامنے اپنے جلوے لُٹارہا ہو تو کیا حسین منظر ہوتا ہوگا، سُبحانَ اللہ! کیا پُر لطف وہ منظر ہوگا جب حقیقی عاشقِ مدینہ نے اُس سبز سبز گنبد اور نور بار مینار کا دیدار کیا ہوگا اُس وقت قلب و جگر کی کیا کیفیات ہوں گی، کیا آنسوؤں کی قطاریں، آہوں اور سسکیوں کی پُکار ہوئی ہوگی----

پیشِ نظر وہ نوبہار سجدے کو دِل ہے بے قرار　　روکیے سر کو روکیے ہاں یہی امتحان ہے

جن عاشقانِ رسول نے عاشقِ مدینہ امیرِ اہلِ سنّت کے ذریعے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کیا تھا اُن کا سلام اور دِل ہی دِل میں نجانے کیا کیا عرضِ حال بیان کیا ہوگا، زندگی میں پہلی بار سنہری جالیوں پر حاضری وہ بھی اِس دیوانگی کی کیفیت میں، مرحبا صد مرحبا!

حالِ دِل بیان کرنے کے بعد آپ واپس مُڑے تو وہی دوست جو آپ کو جدّہ شریف سے لائے تھے مسجدِ نبوی شریف میں موجود تھے پھر آپ واپس اپنی قیام گاہ جو کہ مسجدِ نبوی شریف سے قریب ہی تھی وہاں تشریف لائے، واپس آکر جو آپ کے آنسوؤں کا بند ٹوٹا تو وہ جلد رُک نہ سکا، ہر عاشقِ رسول کی پہلی حاضریٔ مدینہ کی کچھ نہ کچھ خاص کیفیات ہوتی ہیں، کسی نے خوشی خوشی دیدار کی خوشخبری پائی تو کوئی روتا ہوا آیا اور روتا ہی رہا، دیوانگیٔ مدینہ کا ہر وہ اَنداز جو شریعت سے نہ ٹکراتا ہو وہ اختیار کیا جاسکتا ہے اور یہ سعادت کی بات ہے۔ اللہ کریم! ہمیں اپنے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سچے عاشقوں کے صدقے عشقِ مدینہ و عشقِ شاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی لازوال نعمت عطا فرمائے۔

ہے یہ فضلِ خدا، میں مدینے میں ہوں
ہے اُسی کی عطا میں مدینے میں ہوں

یارسولِ خدا میں مدینے میں ہوں
تم نے بلوا لیا میں مدینے میں ہوں

میری عید آج ہے میری معراج ہے
میں یہاں آگیا میں مدینے میں ہوں

محبوب کو منانے کے نِرالے انداز

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عاشقوں کے اَنداز ہی نِرالے ہوتے ہیں۔ کسی نے (وقت کے عظیمُ الشان بادشاہ) محمود غزنوی رحمۃُ اللہِ علیہ کو حاضِریِ مدینۂ منوّرہ کے دَوران مسجِدِ نبوی شریف میں فقیرانہ لباس پہنے، کندھے پر مَشکیزہ اُٹھائے زائرینِ حرم کو پانی پِلاتے دیکھ کر کہا: کیا آپ غزنی کے شَہَنْشاہ نہیں؟ یہ کیا حال بنا رکھا ہے! جواب دیا: میں شَہَنْشاہ ہوں مگر غزنی میں، اِس دربار میں تو شَہَنْشاہ بھی فقیر و گدا ہوتے ہیں۔ پوچھنے والے کو یہ دیوانگی بھرا جواب بَہُت ہی پیارا لگا۔ کچھ دیر بعد اُس نے دیکھا کہ مِصر کا شَہَنْشاہ شاہی کَرّوفَر اور رُعب داب کے ساتھ چلا آرہا ہے، اُس شخص نے بڑھ کر کہا: آپ نے اتنی بڑی جسارت کی! مدینۂ پاک کی حاضِری اور یہ شاہی دبدبہ! جو جواب مِصری شَہَنْشاہ نے دیا وہ بھی سنہری حُروف سے لکھنے کے قابل ہے۔ شاہِ مِصر بولا: اے سُوال کرنے والے! یہ بتاؤ یہ بادشاہی کس ہستی نے عطا کی؟ یقیناً مدینے والے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ہی عنایت فرمائی ہے۔ لٰہذا شاہی تاج و لباس کے ساتھ حاضِر ہوا ہوں تاکہ دینے والا اپنی مبارک آنکھوں سے دیکھ لے۔

(عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص 51)

جس دم سُوئے طیبہ سفر ہو
آنکھیں تَر ہوں پھٹتا جگر ہو

اور عطا ہو سوزشِ سینہ
یااللہ مِری جھولی بھر دے

سامنے جب ہو گنبدِ خضرا
قلب و جگر ہوں پارہ پارہ

بہہ نکلے اَشکوں کا دھارا یااللہ مِری جھولی بھر دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

عاشقِ مدینہ کی مدینے سے باکمال محبت!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! روایت میں ہے: مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ یعنی انسان جس چیز سے مَحبّت کرتا ہے اُس کا ذِکر کثرت سے کرتا ہے۔ (شعب الایمان، 1 / 388، حدیث: 501) یہی وجہ ہے کہ امیرِ اہلِ سنّت کے فیضان سے دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول ذکرِ مدینہ کرتے ہی رہتے ہیں، امیرِ اہلِ سنّت کی مدینۂ پاک سے مَحبّت کی مثال اِس زمانے میں مِلنا دُشوار ہے، آپ نے بچّوں کی زبان پر بھی ذکرِ مدینہ جاری کر دیا ہے، آپ کی دن رات کی مسلسل کوششوں سے بنائی گئی دُنیائے اسلام کی سب سے بڑی اصلاحی اور دینی تحریک دعوتِ اسلامی اِس وقت دُنیا کے کئی ممالک میں عاشقانِ رسول کے سینوں میں شمعِ عشقِ رسول جَلانے اور سنّتیں عام کرنے میں مصروفِ عمل ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! یہ دینی تحریک کم و بیش 80 شعبوں کے ذریعے قرآن و سنّت کا پیغام عام کر رہی ہے، آیئے! اَب آپ کو اِس عاشقِ مدینہ امیرِ اہلِ سنّت کی مَحبّتِ مدینہ سے رَچے بسے ہوئے اَنداز سے چند ایسے شعبوں کے نام بیان کروں جن کے نام ہی میں ذِکرِ مدینہ اور یادِ مدینہ کا خُوب اِظہار ہے۔ اسلامی لٹریچر لکھنے والے شعبے کا نام "المدینۃ العلمیہ"، مدنی مراکز مساجد کا نام "فیضانِ مدینہ"، درسِ نظامی عالم کورس کروانے والے مدارس کا نام "جامعۃ المدینہ"، قرآنِ کریم حفظ و ناظرہ مفت کروانے والے مدارس کا نام "مدرسۃ المدینہ"، اُردو سمیت کم و بیش 30 سے زائد زبانوں میں اسلامی کتابیں پرنٹ کر کے دنیا بھر میں دین کا پیغام عام کرنے والے ادارے کا نام "مکتبۃ المدینہ"، بچّوں

کو دین کے ساتھ ساتھ دُنیا کی تعلیم دینے والے اسکول کا نام "دارالمدینہ"، اُردو، انگریزی اور بنگلہ زبان میں نیکی کی دعوت عام کرنے والے 100 فیصد اسلامی چینل کا نام "مدنی چینل" اور دینی و دُنیاوی معلومات سے مالا مال علمِ دین سیکھنے کا لاجواب و بے مثال سوال وجواب کا سلسلہ "مدنی مذاکرہ"۔(اللہ پاک! ہمیں اخلاص و استقامت کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں میں عملی طور پر حصہ لینا نصیب فرمائے۔)

عاشقِ مدینہ کی عشقِ مدینہ سے بھرپور ایک بے مثال دُعا

کاش! گناہ بخشنے والا خدائے غفّار، مجھ گنہگار کو اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے طُفیل معاف فرمادے۔ اے میرے پیارے پیارے اللہ پاک! جب تک زندہ رہوں عشقِ رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں گم رہوں، ذکرِ مدینہ کرتا رہوں، نیکی کی دعوت کیلئے کوشاں رہوں، محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شفاعت پاؤں اور بے حساب بخشا جاؤں، جنّتُ الفردوس میں پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پڑوس نصیب ہو۔ آہ! کاش! ہر وقت نظارۂ محبوب میں گم رہوں۔ اے اللہ پاک! اپنے حبیب پر بے شمار دُرود و سلام بھیج، ان کی تمام امت کی مغفرت فرما۔ اٰمین (مدنی وصیت نامہ، ص10 بتغیر قلیل)

یا الٰہی! جب رضؔا خوابِ گراں سے سر اُٹھائے — دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفٰے کا ساتھ ہو

(جاری ہے)

واہ کیا بات ہے مدینے کی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جاری ہے...

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! امیرِ اہلِ سنّت کے پہلے سفرِ مدینہ کی پہلی قسط مکمل ہوئی، اگلی قسطیں بھی اِن شاءَ اللہُ الکریم منظرِ عام پر آئیں گی ❀ امیرِ اہلِ سنّت کے مدینۂ پاک میں معمولات ❀ امیرِ اہلِ سنّت کی اپنے پیر و مرشد سے پہلی ملاقات ❀ امیرِ اہلِ سنّت کی حکایاتِ مدینہ ❀ امیرِ اہلِ سنّت کی علمائے کرام سے یادگار ملاقاتیں ❀ امیرِ اہلِ سنّت کا پہلا سفرِ حج مع مکے سے مدینے کا سفر ❀ امیرِ اہلِ سنّت کی مدینۂ پاک سے جدائی......

978-969-722-160-8

01080807

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net